قیمت سالانہ ۳ روپے
رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۹

نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آ کے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

جلد ۴۵ | ہر ہفتہ بروز جمعہ لودیانہ سے شایع ہوتا ہے ۳۰ مارچ ۱۹۱۶ء | نمبر ۱۳

گلدستۂ اخبار

کراچی پورٹ ٹرسٹ نے ۲۵ لاکھ روپیہ جنگی قرضہ میں دیا ہے۔

یکم اپریل ۱۹۱۵ء سے ۱۰ مارچ ۱۹۱۶ء تک سٹیٹ اور گارنٹی ریلوے کی آمدنی گذشتہ سال کے اسی عرصہ کی بہ نسبت ۶۲۹۵۰۱۷ روپیہ سے زیادہ کی ہوئی۔

جھنگ بار کے چک نمبر ۱۹ ضلع لائلپور میں ۳ سال کے لئے تعزیری پولیس بٹھائی گئی ہے۔

۲۵ مارچ تک جنگی قرضہ میں ۱۰۰؍۱۲۲۴۸ روپیہ کی درخواستیں پہونچ گئی ہیں۔

پنجاب اور صوبہ شمالی مغربی سرحد میں ۸۰۰، ۲۵ روپیہ کی درخواستیں وصول ہو چکی ہیں۔

صوبہ جات متحدہ میں ۱۰۰؍۱۱۵ روپیہ کی درخواستیں آچکی ہیں۔

ہفتہ مختتمہ ۱۱ مارچ میں ۲۰۱۱۶ وارداتیں ۔ ۱۶۴۰۲ اموات طاعون کی کل ہند میں واقعہ ہوئیں۔

قیصر جرمن نے اپنے امیر البحر وان ہولٹزنڈارف کی اعلیٰ خدمات کے صلہ میں آرڈر آف میرٹ کا خطاب دیا ہے۔

وائی ایم سی اے لاہور کی جانب سے گذشتہ سال میں ۳۰۰ نوجوانوں نے تعلیم پائی ۲۳ ماہ حال کو بصدارت لفٹنٹ گورنر صاحب بہادر پنجاب لاہور وائی ایم سی اے کا جلسہ فراہم ہوا۔ اسکے ہر صیغہ کی کامیاب رپورٹ سنائی گئی۔

ہندوستان کے محکمہ جنگلات میں بھی اطمینان بخش کامیابی ہوئی ہے۔

ماہ مئی میں جو برٹش اینڈ فارن بائبل سوسائٹی کا جلسہ ہوگا اس میں مسٹر لائیڈ جارج درس دینگے۔ اس موقعہ سے پہلے کبھی اس سوسائٹی میں کسی وزیر اعظم نے درس نہیں دیا تھا۔

احاطہ بمبئی کے گورنر صاحب بہادر نے تا اختتام جنگ اپنے روزمرہ کے خرچ میں بہت ہی تخفیف کر دی ہے۔ جو روپیہ اس طرح بچے گا وہ جنگی قرضہ میں دیا جائیگا۔

بڑے سے بڑے اخباروں کے نامہ نگار گورنمنٹ کو یہ مشورہ دے رہے ہیں کہ امسال سرکاری دفتر پہاڑ پر نہ جائیں۔ اس طرح جو روپیہ کی بچت ہوگی وہ دیگر ضروری کاموں میں خرچ ہو۔

مینپوری کے پادری جے این فورمن صاحب نے ماہ مارچ کے ابتدائی ایام میں واچیلنگ اور سنگ کا دورہ کیا۔ یہ دورہ ایونجلسٹک کمپین کے متعلق بڑا باثمر اور پر اثر رہا۔

فیصلہ کیا گیا ہے کہ پادری سی ایف اینڈریوز صاحب اکتوبر میں پھر جزائر فجی کو جائیں۔

کہتے ہیں کہ جو سٹیم انجن جارج سٹیفن نے ۱۸۲۲ء میں بنایا تھا وہ اب تک چل رہا ہے۔

تار برقیات

لندن ۲۳ مارچ - نیو یارک ۲۱ مارچ آج رات کو کی ایک ماس میٹنگ میڈیسن سکوائر گارڈنس میں فراہم ہوئی - اور تجویز پاس کی کہ کانگریس اعلان کردے کہ ریاست ہائے متحدہ امریکہ اور جرمنی کے درمیان جنگ ہے - اور وعدہ کیا کہ ہم اس امر میں مسٹر ولسن کی حمایت پر ہیں - اور ریاستہائے متحدہ امریکہ کو بلا توقف جنگ میں شریک ہونے پر مجبور کیا -

مسٹر روٹ نے جو اس وقت صدر مجلس تھا اجابت پر زور دیا کہ امریکہ جنگ کریگی تو وہ پھر جمہوری اتحادیوں کیطرف ہو کر جمہوری جنگ کریگا جس میں روس کی بڑی جمہوریت بھی شامل ہوگی - خدا کی تعریف ہو -

خوانوں کے سابق خزانچی مسٹر فشر جالمڈ نے ایک بڑے امریکن ڈرونٹرن کی تصویر کھینچکر دکھائی جسکا سردار مسٹر روزیویلٹ ہے - اور جو فرانس میں جنگ کر رہا ہے - اور دوسرا اسی قسم کا ڈویژن روس میں جنگ کر رہا ہے - جسکو بوڑھے ڈیموکریسی نے جوان ڈیموکریسی کے پاس بھیجا تاکہ ان دونوں جمہوریت کو تمام جمہوریتوں کے خوفناک دشمن سے بچائے -

لندن ۲۳ مارچ - آسٹریا کے ایوان تجارت نے ایک رزولیوشن پاس کیا ہے - جس میں اب مطالبہ کی زور کے ساتھ تائید کی ہے جس قدر جہاز جرمنوں نے جنگی قواعد کے خلاف غرق کئے ہیں اُن کا کوڑی کوڑی ہرجانہ لیا جائے - اور ساتھ ہی کسی ایسی تجویز کی مخالفت کی ہے جس سے بحر بالکل ہی کے جرمن جہازوں کو واپس دیدینے کی تجویز ظاہر کیجائے - یہ خیال ہے کہ اس قسم کا اقدام یورپ بالخصوص کے اور کانسو ملیقہ کے فواید اور حفاظت کے خلاف ہوگا

لندن ۲۳ مارچ نیو یارک - دو شخاص انگلستان اور امریکہ کی فوجی خبریں دستیاب کرنے یا دستیاب کرنے کی کوشش کرنے کے الزام میں تاکہ وہ خبریں جرمنی میں براہ امریکہ پہنچائی جائیں ماخوذ ہو کر دو دو سال کی قید اڑہائی اڑہائی ہزار ڈالر کے جرمانہ کی سزا کے مستوجب ہوئے ہیں -

لندن ۲۱ مارچ - ایک اطالیانی اخبار کا کارسپانڈنٹ مقیمی زیوریچ راوی ہے کہ آسٹریا نے اپنی حدود کے چند حصے بند کر دیئے ہیں - جیساکہ سنہ ۱۹۱۶ء میں ٹرنٹینو کے حملہ سے پیشتر کیا گیا تھا -

لندن ۱۷ مارچ - اطالیانی وزیر بحری نے ایک ملاقات کے وقت کہا کہ بحری سرنگوں سے محافظت کی سب سے عمدہ تجویز یہ ہے کہ تجارتی جہازوں کو مسلح کیا جائے - اٹلی بہت جلد اپنے جہازوں پر توپیں اور بے تار کی خبر رسانی کے وسایل قایم کرنے والی ہے - یہ جہاز بحر سیڈی ٹرینین پر جال کی طرح پھیلا دیئے جائینگے اس سے یہ فایدہ ہوگا کہ دشمن کی تمام حرکات کا عجلت کے ساتھ تعاقب کیا جا سکیگا -

لندن ۲۱ مارچ - ہاوس آف کامنز میں تقریر کرتے ہوئے مسٹر بالفور نے کہا کہ عرب کے بڑے بڑے سرداروں نے ترکوں کے برخلاف علم بغاوت بلند کر رہا ہے - چونکہ ترکی فوج علیحدہ کر دیگئی ہے - اور ترکی ہیڈ کوارٹرس اپنی حالت صرف برٹش پریس ہی کے ذریعہ سے معلوم کر سکتے تھے - اس لئے اُس نے عرب میں اپنی حالت کی خبریں دینی پسند نہیں کیں -

لندن ۲۲ مارچ - اس شام کا برٹش مراسلہ مظہر ہے کہ سینٹ کوئنٹین کی مغربی جانب سے اور اس کے جنوبی جانب تک کے کل محاذ پر دشمن کی جد و جہد ترقی پر ہے سخت برفباری کے سبب سے ہماری پیشقدمی رک گئی ہے - ہم نے اراس کے شمال مشرق کی جانب ایک کامیاب یورش کی دشمن نے بالمقابل حملہ کرتے ہوئے سپاہیوں کا سخت نقصان اٹھایا - ایک چھوٹی سی گروہ نے سیپرس کی شمال کی سمت میں ہماری خندقوں پر یورش کی - مگر ہم نے اُن کو بھگا دیا - ہماری کلدار توپوں نے اس قسم کی ایک اور یورش کو جو لنز کی شمال کی جانب ہماری خندقوں پر کی گئی تھی - اسکو منتشر کر دیا -

لندن ۲۳ مارچ گذشتہ شب کا فرانسیسی مراسلہ مظہر ہے کہ علاقہ سینٹ کوئنٹین میں ڈورسن شمال کی جانب جاسوسی دستوں کی مٹ بھیڑ ہوئی سوم اور آئیسن کے درمیان دشمن نے ہم کو سینٹ کوئنٹین کے درمیانی محاذ پر دشمن نے جو متواتر حملے کئے مگر ہماری کلدار توپوں کی آتشباری نے اس حملہ کو شکست کر دیا اور شکست فاش نصیب ہوئی

ایسٹر کی خوشی میں رعائیت

اپنشد وید میں اُنکی تعلیم سے واقفیت ہر مسیحی خصوصاً مسیحی مناّدوں کو ضروری ہے ہندو فلسفیانہ مذہب کی اُردو میں اپنشدوں کی تعلیم ایک ہی واحد کتاب ہے اس بڑی رعایت سے فایدہ اُٹھاؤ ایسٹر کے بعد وہی اصل قیمت عہ ہوگی - مگر اب رعایتی ۸ ؍ میں ملتی ہے - پادری کیول سنگہ امرسد ضلع گوردوانہ -



ایڈیٹوریل نوٹس

دُنیا کا روشن اور تاریک پہلو

بائبل کا آپٹیمیزم اور پیسیمیزم

(۱)

جب ہم دنیا پر ایک وسیع نظر ڈالتے اور گہرے طور پر اُس کا مطالعہ کرتے ہیں تو اُس کے اندر دو خاصے دکھائی دیتے ہیں۔ اور یہ دونوں خاصے ایک دوسرے کے متبائن معلوم پڑتے ہیں۔ اُن میں سے ایک بدی کا اور دوسرا نیکی کا وجود ہے۔ یہ دونوں خاصے دُنیا میں ایسے طور پر واقع ہوئے ہیں کہ ہم دنیا پر نہ تو یہ قطعی فیصلہ دے سکتے ہیں۔ کہ وہ بُری ہے اور نہ ہی اُس کو بھلی کہہ سکتے ہیں۔ اِس دنیا میں یہ دونوں اصول ایک دوسرے کا نقیض ہیں۔ ان دونوں اصولوں میں ایسے مخالفانہ عناصر اور خواص پائے جاتے ہیں جن کی باہمی مصالحت ہو ہی نہیں سکتی۔ پس ہم اِس پر یہ فیصلہ دینے کے مجاز ہو جاتے ہیں کہ اِس دنیا پر فنا ہو جانے کا فتوےٰ دیا گیا ہے تاکہ فنا ہونے کے بعد وہ از سر نو ایسی صورت میں زندہ ہو جائے جس کے ہر ایک جزو میں غایت درجہ کا تناسب اور اعلیٰ درجہ کی خوبصورتی۔ اور کامل خوشی کے سامان موجود ہوں۔ "کیونکہ مخلوقات کمال آرزو سے خدا کے بیٹوں کے ظاہر ہونے کی راہ دیکھتی ہے اس لئے کہ مخلوقات بطالت کے اختیار میں کر دی گئی تھی۔ نہ اپنی خوشی سے بلکہ اُس کے باعث سے جس نے اُس کو اس اُمید پر بطالت کے اختیار میں کر دیا کہ مخلوقات بھی فنا کے قبضے سے چھوٹ کر خدا کے فرزندوں کے جلال کی آزادگی میں داخل ہو جائے گی۔" الخ (رومی ۸: ۱۹ سے ۲۲)

جب ہم اس دنیا کو اس خلقت کے دیگر طبقات اور کرہ ہائے سماوی کے ساتھ تناسب دے کے دیکھتے ہیں تو اس کو ایک وسطی کرہ پاتے ہیں۔ یعنی یہ کرہ زمین نہ تو بہشت ہے اور نہ ہی دوزخ ہے۔ بلکہ ان دونوں کا صحن یا مدخل ہے۔ اسی صحن میں سے ہو کر آدمی یا تو بہشت میں داخل ہو سکتا ہے یا جہنم داخل ہو سکتا ہے۔ یہ کرہ گناہ موت اور فنا کی دنیا ہے۔ مگر ساتھ ہی اس کے یہ خدا کی دُنیا بھی ہے جس میں متفرق طاقتیں اپنا عمل کرتی اور آپس میں جنگ کرتی ہوئی نظر آتی ہیں۔ ایک طرف انقسامی طاقتیں اپنا عمل کرتی ہوئی دکھائی دیتی ہیں۔ اور دوسری جانب خالقانہ اور قایم رہنے والی طاقت لگاتار اُن کا مقابلہ کرتی ہوئی دکھائی دیتی ہے۔ اور جہاں طریق النجات کے حلقہ سے باہر خدا کی رحمت کی بے شمار شہادتیں نظر آتی ہیں۔ بس یہ ایک ایسی دنیا ہے۔ جو کسی خاص اعلیٰ مقصد سے بالکل معرا اور منزہ معلوم پڑتی ہے۔ اور اس حد تک اس سے کچھ بھی اطمینان انسان کو نہیں مل سکتا مگر ساتھ ہی اس کے اس میں ہر ایک نسبتی بھلائی بھی موجود دکھائی دیتی ہے۔ یعنی خوبی اور خوشی کے اور اعلےٰ نعمتوں اور اصلی فضائل کے باہمی تعلقات بھی موجود ہیں۔ جو اگرچہ کسی ہنج سے قطعی اور فیصلہ کن کلی تعلقات تو کہلانے کے مستحق نہیں مگر پھر بھی بے وقعت اور بیفائدہ نہیں ہیں۔ بلکہ درمیانی اور وسطی حقیقی اشیا ہیں جن کی قدر و قیمت یقینی ہے۔ اپنی ان دوگانہ صفات اور خواص کی وجہ سے ناقابل اعتبار اور دھوکے کی ٹٹی نظر آتی ہے۔ بایں الفاظ دیگر بایا ہے۔ لہذا جو لوگ سوچ بچار نہیں کرتے اور نا تجربہ کار ہیں وہ برابر اس کے دھوکے میں آتے رہتے ہیں۔ اور اس سے نقصان اُٹھاتے رہتے ہیں۔ لیکن جو لوگ اس دنیا کا بڑی ہوشیاری اور احتیاط کے ساتھ استعمال کرتے اور اس کے اندر سچائی کی تلاش کرتے ہیں وہ لوگ بالضرور سچائی کو پائیں گے۔ اگرچہ اُس کا کل نہیں تو بھی جزوی سچائی بلکہ اُس کا بڑا حصہ تو ضرور ہی ملجاتا ہے۔ اور جب ہم اس دنیا پر خدا سے علیحدہ غور و فکر کرتے ہیں تو اس کے اندر خدا کے ساتھ فساد اور دشمنی کے عناصر کی بڑی مقدار نظر آتی ہے۔ جو خدا کی ہمیشہ مخالفت کرتے رہتے ہیں جس سے اس امر کی تصدیق ہو جاتی ہے کہ اُس کا تعلق شیطان کی بادشاہت کے ساتھ ہے نہ کہ خدا کی بادشاہت کے ساتھ لیکن برعکس اس امر کی بھی تصدیق ملتی ہے۔ کہ اس دنیا میں چھٹکارے کی بھی قابلیت ہے اور وہ اعلیٰ نیکی کی بھی عمیق آرزو رکھتی ہے۔ اور یوں اس کا تعلق خدا کی بادشاہی کے ساتھ دکھائی دیتا ہے پس خدا کی بادشاہت اس دنیا کے ساتھ دوگانہ تعلق رکھتی ہے۔ اور اُس کو ہم دو متفرق نقطۂ خیال سے دیکھ سکتے ہیں۔ (۱) ایک نقطۂ خیال یہ ہے کہ یہ دنیا اپنے گناہ کے سبب سے خدا کی بادشاہت کی مخالف ہے۔ لہذا اس سے کنارہ کشی اور جنگ کرنا ہی بہتر ہے۔ جیسا کہ مسطور ہے "نہ دنیا سے محبت رکھو نہ اُن چیزوں سے جو دنیا میں ہیں۔ جو کوئی دنیا سے محبت رکھتا ہے اُس میں باپ کی محبت نہیں" (۱ یوحنا ۲: ۱۵) "جو کوئی دنیا کا دوست بننا چاہتا ہے۔ وہ اپنے آپ کو خدا کا دشمن بناتا ہے" (یعقوب ۴: ۴) دنیا کے اس پہلو سے جو تعلیم نکلتی ہے اُس کو فلسفہ کی زبان میں پیسیمزم

کہتے ہیں۔ دوسرے پہلو سے یہ دنیا نجات پانے کے لئے مقرر کر دی گئی ہے کیونکہ خدا نے دنیا سے ایسی محبت رکھی کہ اُس نے اپنا اکلوتا بیٹا بخشدیا تاکہ جو کوئی اس پر ایمان لاوے۔ ہلاک نہ ہووے بلکہ ہمیشہ کی زندگی پاوے۔ (یوحنا ۳: ۱۶) یہ دنیا کھیت ہے۔ (متی ۱۳: ۳۷) اور ایسا کھیت جس میں خدا کی بادشاہت قائم ہو سکتی ہے۔ اور ایسا خانہ ان ہے۔ جہاں نسبتی بھلائی محض دھوکا یا چھایا یا سراب نہیں بلکہ اعلیٰ بھلائی اور افضل نیکی کے ساتھ درست تعلق رکھنے کا وسیع میدان ہے۔ اس دنیا کی مذکورہ بالا دوگانہ خاصیت سے بالکل ان مختلف کے اور بالمقابل بیانات کی توضیح ہو جاتی ہے۔ جو اس دنیا کے دو متضاد پہلوؤں مذکورہ بالا کی بابت بائبل شریف میں آئے ہیں۔

دعا میں بڑی بھاری تاثیر ہے

منشی غلیم خاں
کمو جوہیال

مشن کے متعلق کام کر رہے ہیں دعا اور ایمان کی تاثیر کی بابت ایسا پختہ یقین ہو گیا ہوا معلوم ہوتا ہے۔ اور حقیقت بھی یوں ہے کہ وہ تاریخ سے اکثر مثالیں پیش کر کے اپنے اس یقین کو اپنے تجربہ اور تاریخ سے ثابت کرنے کی دھن میں لگے ہوئے ہیں۔ اور یہ دھن مستحسن اور مفید بھی ہے۔ چنانچہ وہ لکھتے ہیں کہ سمرقند ایک عالیشان اور رونق دار شہر ہے۔ اُس میں عیسائی اور مسلمان دونوں رہتے ہیں۔ جسکا فرمانروا قیلائی خان کا برادر زادہ عزیز کیدو نامے ہے۔ چغتائی خان جو خان اعظم قیلائی خان کا چچا تھا۔ اور اس ملک کا مالک بھی تھا وہ بہت سے لوگوں کے مسیحی ہو گیا تھا۔

اس موقعہ پر عیسائیوں نے بڑا جشن منایا۔ اور یوحنا اصطباغی کی یادگار میں ایک گرجا بنایا۔ اور ایک بڑا پتھر جو مسلمانوں کا تھا گرجے کے اندر نصب کیا۔ چغتائی خان کی وفات کے بعد مسلمان جو اس پتھر کے باعث عیسائیوں سے سخت عداوت رکھتے تھے۔ گرجے پر جمع ہوئے۔ اور عیسائیوں سے پتھر طلب کیا۔ عیسائیوں نے اقرار کیا کہ پتھر در اصل مسلمانوں کا ہے۔ مگر درخواست کی کہ کچھ روپیہ اس کے عوض میں لے لو۔ مگر مسلمانوں نے کہا کہ ہم دنیا کی کسی چیز کے عوض بھی وہ پتھر تم کو نہ دینگے۔ باتوں باتوں میں جھگڑا بڑھ گیا۔ اور شہزادہ کے کانوں تک پہونچ گیا۔ اُس نے حکم نافذ کر دیا۔ کہ عیسائی ۳ دن کے اندر مسلمانوں سے مصالحت کر لیں خواہ روپیہ دے کر خواہ پتھر دے کر۔ مگر مسلمان کسی طرح بھی راضی نہ ہوئے۔ کیونکہ وہ سمجھتے تھے کہ پتھر ستون کے نیچے ہے جس پر گرجے کی چھت کا انحصار ہے نکال لیا گیا تو گرجا گر جائے گا۔ عیسائیوں کو اس سے بڑی پریشانی ہوئی۔ اُسی حالت میں انہوں نے خداوند یسوع مسیح سے بڑی عاجزی کے ساتھ دعا کی کہ وہ اس گرجے کو تباہ نہ ہونے دے۔ اور جس کے نام پر وہ بنایا گیا ہے۔ اُسکا نام نہ مٹے۔ جب مقررہ دن آیا تو عیسائی گرجے میں حاضر ہوئے۔ مگر پتھر وہاں نہ پایا۔ کیونکہ مسلمان اُسے کھود کر نکال لے گئے تھے۔ ستون کے نیچے ۳ بالشت جگہ خالی پڑی رہی اور ستون بدستور قائم رہا۔ اور گرجا بھی بدستور قائم اور مضبوط رہا۔ اور اُسی طرح آجتک کھڑا ہے۔ اور جب تک خدا کی مرضی ہوگی اسی طرح کھڑا رہیگا۔ یہ معجزہ مسیحی مذہب کی صداقت کا ایک بین ثبوت ہے سچ ہے ایمان سے اگر آدمی دعا کرے تو خدا ضرور قبول کرتا ہے۔

زندگی

للہ الحمد ہر آں چیز کہ خاطر میخواست
آخر آمد ز پس پردہ تقدیر پدید

مدت سے ایک ایسے آزاد پرچے کی ضرورت محسوس ہو رہی تھی جو حقیقی معنوں میں ہندوستانی مسیحی جماعت کا ترجمان کہا جا سکے۔ اسی ضرورت کو مد نظر رکھکر ایک ماہوار اردو رسالے کی اشاعت کا انتظام کیا گیا ہے۔ اس رسالے کا نام زندگی ہوگا۔

زندگی میں کس قسم کے مضامین ہونگے؟

(۱) اسمیں ابتدائی کلیسیا کے بزرگوں کے حالات۔ اور ان کی تعلیم کا لب لباب پیش کیا جائیگا۔ (۲) زمانۂ حال کے عالمان علم الٰہی کے خیالات ہدیہ ناظرین ہونگے۔ (۳) روحانی زندگی اور تجربہ کے متعلق مفید مضامین شائع کئے جائنگے۔ (۴) نامی مسیحیوں کی مختصر سوانح عمریاں پیش کیجائینگی (۵) مسیحی انجمنوں اور مشنوں کے حالات درج کئے جائیں گے۔ اور حسب ضرورت مشنوں کے عام انتظام کے متعلق اظہار رائے اور تبادلۂ خیالات ہوگا (۶) ہندوستانی مسیحی جماعت کی مذہبی قومی اخلاقی اور تمدنی ترقی کے متعلق مضامین شائع ہوں گے۔ (۷) سبق آموز افسانے۔ دلچسپ نظمیں اور غزلیں التزاماً درج ہونگی غرض ہر پہلو سے زندگی کو ایک معزز مسیحی رسالہ بنانے کی کوشش کیجائے گی۔ اور اسکو مفید و دلچسپ بنانے میں حتی الامکان کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا جائیگا۔ جسکی خاص کوشش یہی ہوگی کہ اس کو ہر طرح سے ہندوستانی مسیحی جماعت کی رائے اور خیالات

کا آئینہ ثابت کرے۔

بالفعل زندگی کا حجم علاوہ سرورق ۳۲ صفحہ ماہوار ہوگا۔ مگر رفتہ رفتہ حجم بڑھا دیا جائیگا اور حسب گنجائش عکسی تصویروں کی اشاعت کا بھی انتظام کیا جائیگا۔ قیمت سالانہ دو روپے (عہ) معہ محصولڈاک ہوگی۔ نمونہ مفت نہیں ملیگا۔ بلکہ ۳ کے ڈاک کے ٹکٹ آنے پر ارسال ہوگا۔ مسیحی برادران سے توقع کیجاتی ہے کہ اس مزدوری اور اہم خدمت میں ہاتھ بٹائینگے۔ اور کوشش کرینگے کہ شروع ہی سے زندگی کی بنیاد پختہ ہو اور اس کا آسان طریقہ یہ ہے کہ آپ فوراً اس کی خریداری منظور فرمائیں۔ عہ سالانہ کوئی بڑی رقم نہیں ہے۔ جملہ خط وکتابت ذیل کے پتہ پر کیجائے۔

پی ایل ٹھاکر، منیجر وا پریس لکھنؤ (اودھ)

ایک جاپانی کلیسیا کا محنت کش پاسبان

سورائی اصل کا ایک لیڈنگ جاپانی پاسبان ریورنڈ مسٹر تو یورا ایک مشہور و معروف پاسبان ہے یہ شخص ابھی لڑکا ہی تھا کہ مسیحی مسافر نامے کتاب کے ایک چینی ترجمہ کے مطالعہ سے مشرف بہ مسیحیت ہو گیا تھا۔ یہ شخص کتب بینی کا نہایت ہی شایق ہے۔ اور اپنے کام میں نہایت مستعد اور محنت کش ہے۔ ایک ہزار ممبروں کی کلیسیا کا پاسٹر ہے۔ کلیسیا کے ہر ممبر کے شخصی معاملات کو وہ اپنے ہی اوپر لیکر بڑی دور اندیشی اور خوش اسلوبی سے انجام دیتا ہے۔ علاوہ اپنے اس قدر وسیع اور دقیق منصبی فرائض کے اس نے ایک تھیولاجیکل سکول بھی بلا امداد خارجی سے قایم کیا ہوا ہے۔ جو بڑی عمدگی کیساتھ چل رہا ہے۔ یہاں تک ہی بس نہیں ہے۔ بلکہ باوجود کثرت کار اس نے ایک ہفتہ وار اخبار بھی جاری کیا ہوا ہے۔ جو جاپان میں چوٹی کا مسیحی اخبار ہے۔ کیسا مفید شریف اور ہر دلعزیز پاسٹر ہے۔ اور اس کی کلیسیا بھی کیسی اتفاق جان نثاری اور ایمانداری کا نمونہ ہوگی۔

کرسچن لٹریچر سوسائٹی فار انڈیا یا مسیحی سوسائٹی

مذہب کی اشاعت میں جس جانکاہی اور عرقریزی سے کام کر رہی ہے۔ وہ کسی اہل بصیرت سے مخفی اور پوشیدہ نہیں ہے۔ اور باوجود موجودہ یورپی جنگ کے بھاری نقصان دہ اثر کے اس کا کام گذشتہ سال میں کامیاب اور حوصلہ افزا رہا ہے۔ چنانچہ رپورٹ سال زیر ریویو میں درج ہے کہ "ہم جانتے ہیں کہ یہ زمانہ ترقی کا نہیں ہے۔ مگر بالضرور یہ تنزلی کا بھی زمانہ نہیں ہے۔ ہم اپنے دوستوں سے عطیات میں اضافہ کرنے کی درخواست نہیں کرتے۔ کیونکہ فی الحال ہم آگے قدم بڑھانا نہیں چاہتے۔ اگرچہ اس امر کی سخت ضرورت ہے۔ ... مگر ہم یہ درخواست کرتے ہیں۔ کہ ہماری قلیل آمدنی بدستور قائم رہے تاکہ جس کام کی ہندوستان میں اشد ضرورت ہے۔ اور جس پر خدا اس کثرت کے ساتھ برکتیں عطا فرما رہا ہے۔ وہ التوا میں نہ پڑ جائے۔ اور نہ بند ہو جائے۔" یہ تو انگلستان میں سوسائٹی کے کام کا مختصر نمونہ از خروارے ذکر ہے۔ آگے چلکر ہندوستان میں جو کام ہو رہا ہے وہ بھی کچھ کم تسلی بخش نظر نہیں آتا۔ چنانچہ مرقوم ہے کہ "ہندوستان میں اس سال کا کام عین ایسا ہی اطمینان بخش ہے جیسا کہ گھر میں۔ ہندوستان کے لوگ اپنا بار آپ اٹھاتے ہیں۔ اور اگرچہ جنگ نے ان پر ایسا گہرا اثر نہیں کیا جیسا کہ ہم پر تو بھی فکر رنج اور نقصان کا بار ان پر گراں پڑا ہے ... ہندوستانی کنٹنجنٹوں نے جو عالیشان خدمات مشرق اور مغرب ہر دو ممالک میں کی ہیں وہ کسی تعریف و تحسین کی محتاج نہیں ہیں۔ ... اگر ہم ایک لمحہ کے لئے ان انگریزی کتابوں کی فروختگی شمار نہ کریں جو یہاں (انگلستان میں) ہمارے ہیڈ آفس میں ہوئی ہے۔ تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ ہماری ہندوستانی اشاعت میں امسال ۶ فیصدی سے زیادہ کا اضافہ ہوا ہے۔ یعنی اس قسم کی فروختگی سے گذشتہ کے ۱۲۵۶۵ پونڈ کے مقابلہ میں ۱۳۳۴۲ پونڈ وصول ہوئے ہیں۔ ہمیں یقین ہے کہ یہ نہایت ہی طمانیت بخش نتیجہ مذہبی معاملات میں سنجیدہ اور بڑی تحقیقات کی ترقی کی وجہ سے ظہور میں آیا ہے۔ مگر برعکس اس کے اس سوسائٹی کی پنجاب شاخ میں تنزل واقع ہوا جو قدرے قابل فکر امر ہے۔ چنانچہ مسطور ہے "گذشتہ سال کے اختتام پر ہم قریب ۵۸۶ روپیہ کے قرضدار ہیں۔ اسواسطے ہم کو وقت پر لحاظ رکھنا پڑا۔ تاوقتیکہ ہم اپنے آپ کو اور زیادہ الجھنوں میں ڈالنے کے بغیر آگے بڑھنے کے قابل ہو جائیں۔ ... گذشتہ سال ہم کو شکایت تھی کہ ہم ان کتابوں کو طبع نہ کرا سکے جو مدت سے تیار پڑی تھیں۔ کیونکہ انطباع کتب کے لئے ہمارے پاس پیسہ نہ تھا۔ امسال ہماری ترقی کی راہ میں ایک اور نئی مشکل

کا سامنا کرنا پڑا۔ جنگ نے کاغذ کی قیمت اس قدر چڑھا دی ہے کہ اشاعت کا کام بند کر دینا پڑا۔ ان تمام مذکورہ بالا بیانات کو زیر نظر رکھتے ہوئے اگرچہ سی۔ ایل۔ ایس کی شاخ پنجاب کی حالت قدرے مایوسانہ معلوم پڑتی ہے۔ تو بھی بحیثیت مجموعی کل ہندوستان کی کرسچن لٹریچر سوسائٹی کی ترقی اور افزونی اور لندن کمیٹی کی برقرار اور عمدہ حالت کو دیکھ کر حوصلہ پست نہیں ہوتا بلکہ بڑھتا ہے۔ اور توقع پیدا ہوتی ہے کہ جو کمی پنجاب شاخ میں آگئی ہے وہ بہت جلد پوری ہو جائے گی۔

میرا لنگر قائم ہے

کہتے ہیں کہ امریکہ کی فوج میں کسی پلٹن کا کپتان جو عقیدہ کا منکر تھا پلٹن کے چاپلین نے بہتیری کوشش کی کہ کپتان بائبل پڑھنا شروع کر دے مگر کچھ بن نہ پڑا آخر کار ایک روز اُس نے کپتان سے کہا کہ آپ اس کو پڑھو اور جس بات پر تمہیں یقین نہ ہو اُس پر سرخ نشان کر دو۔ یوحنا کی انجیل سے پڑھنا شروع کرو۔ کپتان نے بچشم روشن اس عرض کو قبول کر لیا لیکن کپتان اُس وقت بیماری کے بستر پر تھا۔ چند گھنٹوں کے بعد چاپلین موصوف اس کے دروازہ پر سے گذرتا تو اس کو پکارتا اور کہتا تھا۔ کپتان صاحب کہئے ابھی تک کوئی نشان کیا ہے؟ بڑھا کپتان بول تو کچھ سکتا نہ تھا۔ اس لئے گنگنا کر رہ جاتا تھا۔ ایک دو دن بعد جب کہ چاپلین اندر آیا تو کیا دیکھتا ہے کہ بے چارہ بوڑھا کپتان تو مرا پڑا ہے۔ اور کھلی ہوئی بائبل اس کے سامنے پڑی ہے۔ چاپلین نے یوحنا کی انجیل کی ورق گردانی شروع کی پہلا باب دیکھا، دوسرا باب دیکھا تیسرا دیکھا۔ کہیں کوئی نشان نہ پایا۔ لیکن جب دیکھتا دیکھتا ۳:۱۶ پر پہنچا تو کیا دیکھتا ہے کہ سرخی میں لکھا ہوا ہے۔ "کہ میں نے اپنا لنگر محفوظ بندرگاہ میں ڈالا ہے۔ خدا کا شکر ہو"۔ بے شک اس کو وہ واحد لنگر مل گیا جو مضبوطی کے ساتھ تھم سکتا ہے۔ اور وہ اکیلی چٹان جو قائم ہے اسی طرح بوسٹن واقع امریکہ کا فادر ٹیلر یوحنا ۳:۱۶ کی بابت کہا کرتا تھا کہ "میرا لنگر قائم ہے"۔ واقعی انسانی زندگی کا ایک ہی لنگر ہے جو قائم رہتا ہے۔ اور قائم رہیگا۔ اور وہ لنگر یوحنا ۳:۱۶ ہے۔

مسٹر لائڈ جارج کا ایک سرمن

سب جانتے ہیں کہ آنریبل مسٹر ڈیوڈ لائڈ جارج ایک بڑے بھاری اور چوٹی کے انگریزی مدبر اور سلطنت کے وزیر اعظم ہیں۔ مگر یہ جاننا بھی دلچسپی اور فائدہ سے خالی نہیں کہ وہ ایک مسیحی کا ندہ بھی ہے۔ اور اپنے ہموطنوں کی ناتوانیوں اور ضروریات سے بھی کما حقہ واقف ہے۔ تھوڑا ہی عرصہ ہوا کہ اُس نے ہاؤس آف کامنز میں درس دیتے ہوئے ذیل کے الفاظ کہے جو قابل غور ہیں

کیا میں ایک سادہ مثال سے آپ کو وہ کچھ بتا سکتا ہوں جو میرے خیال میں جنگ ہمارے لئے کر رہا ہے۔ شمالی ویلز میں پہاڑوں اور سمندر کے درمیان ایک وادی ہے جو بڑی خوبصورت محفوظ و مامون از طوفان و طغیانی اور نہایت ہی فرحت بخش ہے۔ اس وادی کے اوپر جو پہاڑی ہے۔ اُس پر بڑے کے ہمیشہ چڑھ کے دور دور کے پہاڑوں کو دیکھتے اور لطف اٹھایا کرتے ہیں۔ اور اُس ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا سے حظ اٹھاتے ہیں۔ جو پہاڑوں کی چوٹیوں پر سے آتی ہے۔ ہم پشتوں تک ایک محفوظ وادی میں بسر کرتے رہے تھے۔ ہم بڑے مطمئن خاطر اور خود غرض تھے۔ اور قسمت کے سخت ہاتھ نے ہم کو تھپیڑا مار کر اس عنبری پر جا بٹھایا ہے۔ جہاں پر ہم اُن ہمیشہ قائم رہنے والی چیزوں کو دیکھتے ہیں۔ جنکا تعلق قوم کے ساتھ ہے یعنی عزت۔ فرض۔ حب الوطنی اور چمکدار سفید لباس سے ملبس قربانی کے اُس بڑے کنگورے کو ہم بھول گئے تھے جو آسمان کی جانب اپنی انگلی سے اشارہ کر رہا ہے۔ ہم وادی میں پھر اتر جائیں گے۔ مگر جب تک اس پشت کے مرد و زن گذر نہ جائیں وہ اپنے دلوں میں اُن بڑے پہاڑوں کی چوٹیوں کا نقشہ اپنے دلوں میں جمالیں گے جنکی بنیاد مستحکم ہے۔ اگر یورپ ایک عظیم جنگ کے تشنجات کے اندر تہ و بالا ہو اور تھرتھرا رہا ہے قومی زندگی انفرادی زندگی کا عکس ہے۔ اور انفرادی زندگی کے معنی میری اور تمہاری زندگی ہے۔ جس طرح سپاہی میدان جنگ میں مشغول ہیں ویسا ہی لازم ہے کہ ہم بھی اپنے فرائض پورے کریں۔ اگر وہ اس راستبازی کو قائم رکھنے کیلئے لڑ رہے ہیں جو قوم کو سرفراز اور ممتاز کرتی ہے۔ تو ہم بھی اس راستبازی کو فراموش نہ کریں جو انفرادی زندگی کو بھی سرفراز کرتی ہے۔ اگر ہم نے بحیثیت قوم اعلیٰ معراج اور بلند آرزوئیں رکھنی ہیں۔ تو لازم ہے کہ اُن کا پہلا اظہار انفرادی زندگی میں ہو۔



مشرق کا مسیح اور مغربی مسیحیت

وہاں نہ یہودی ہے نہ یونانی ۔ مشرق کے مسیح نے نفاق کی دیوار بالکل اڑا دی ۔ مشرق اور مغرب کو ایک کر دیا ۔ اُس نے ذات پات اونچ نیچ چھوت چھات قطعی نیست کر دیا ۔ اُس کی زندگی ۔ اُس کی تعلیم ۔ اُس کے رسول اصحابات کا ثبوت ہیں ۔ لیکن مشرقی مسیح کی سادہ عبادت ۔ سادہ طریق زندگی کو جو بالکل نیچرل تھی آج مغربی مسیحیت نے کس طرح مصنوعی بنا دیا ہے ۔ حیرت آتی ہے کہ جو کچھ آج ہم مسیحی کلیسیا میں دیکھتے ہیں پہلے زمانہ میں اُن کا نام و نشان بھی نہ تھا ۔

(الف) **طریق عبادت** ۔ ہمارے خداوند کے گرجے عبادت خانے ۔ جنگل پہاڑ ۔ رسولوں کے ہر ایک گھر ہر جگہ کبھی وہ عبادتخانوں میں ہیں کبھی جیلخانوں میں کبھی ندی کے کنارے ۔ انہوں نے اپنی زندگی اور طریق عبادت سے دکھا دیا کہ نہ تو اس پہاڑ پر اور نہ یروشلم میں بلکہ خدا کے پرستار ہر جگہ روح اور راستی سے عبادت کرینگے ۔ مگر آج کیا ہے ۔ میں ایک دفعہ ایک ایسے اسٹیشن میں موجود تھا جہاں پریسبیٹرین کلیسیا اور پریسبیٹرین گرجا تھا ۔ اتوار آ گیا میں گرجا کو چلا وہاں ایک اور صاحب بھی تھے ۔ جو ہائی چرچ کے چرچ میں تھے میں نے اُن سے عرض کی کہ آیئے جناب بابو صاحب گرجا کو چلیں ۔ جواب دیا کہ یہاں کہاں گرجا ہے ۔ میں یہاں گرجا میں عبادت نہیں کر سکتا ۔ یہ گرجا نہیں ۔ اس کو بشپ صاحب نے مخصوص نہیں کیا ۔ ایسے مکان میں مسیحی عبادت جائز نہیں ۔ میں نے کہا کہ مکان پر کیا موقوف ہے ۔ جہاں دو تین اکٹھے ہوں وہاں خداوند مسیح موجود ہے ۔ ہم اُس کی عبادت کریں گے ۔ حمد و ثنا گائیں گے ۔ جواب دیا کہ ایسی جگہ میں مسیح نہیں آتا جہاں نماز کی کتاب سے عبادت نہ ہو ۔ وہ عبادت درست نہیں ۔

میں تو ان کی باتیں سنکر حیران رہ گیا ۔ میں نے بہتیرا کہا ۔ مگر انہوں نے ایک نہ سنی ۔ وہ دو تین اتوار وہاں سنگر گرجا کے نزدیک نہ پھٹکے ۔ مجھے ان چرچ آف انگلینڈ ہونے کے اپنی بابت مراسی کی کہانی یاد آئی ۔ کوئی مراسی گائے کو ہانکے جاتا تھا ۔ راہ میں مسجد آگئی گائے بھاگ کر مسجد میں گھس گئی مسجد میں ملا بیٹھا تھا ۔ گائے کو دیکھا آگ بگولا ہو گیا مراسی کو برا بھلا کہنے لگا ۔ کہ نامعقول خدا کے گھر میں گائے کو کیوں لے آیا ۔ مراسی نے کہا میاں جی یہ نادان حیوان ہے ۔ اس کو کیا معلوم کہ یہ خدا کا گھر ہے ۔ اس میں آنا نہیں چاہیے ۔ ہم اسبات کو سمجھتے ہیں ۔ کیونکہ انسان ہیں ۔ ہمیں کبھی خدا کے گھر میں آتے دیکھا ہے ۔" اب وہ یگانگت وہ محبت باہمی میل جو حقیقی عبادت سے حاصل ہوتا ہے ۔ مغربی مسیحیت میں کہاں ہے ۔ یہاں یہودی اور یونانی الگ الگ اپنی اڑھائی اینٹ کی مسجد تعمیر کرتے ہیں

(ب) **مشرق میں اب تک جتنے مذاہب ہیں خاکساری سے عبادت کرنا جانتے ہیں** ۔ عبادت کے وقت سجدہ کرنا ضروری ہے ۔ مشرق کے مسیح کا نظارہ گتسمنی باغ میں دیکھو ۔ گر مغربی عبادت ہم کو کیا سکھاتی ہے ۔ کہ کوئی خاکساری نہیں ۔ کوئی فروتنی نہیں ۔ بنچیں ہیں ۔ جو کہاں ہیں بہتری چیزیں ہیں ۔ خوب اکڑ کر بیٹھو ۔ سجدہ کی ضرورت نہیں ۔ بڑی بات کی تو ذرا سا سر جھکا دیا ۔ یا نیل ڈاؤن کر دیا ۔ سو بھی ایک گھٹنا ۔ ورنہ ٹانگ پر ٹانگ رکھے بیٹھے رہے ۔ جو کچھ کرنا ہو پادری کیا کرے ۔ ہمارا کام صرف آمین کہنا ہے ۔ کیا ان عبادتوں میں حقیقی عبادت کا کچھ لطف ہے انجیل میں کہیں نیل ڈاؤن ہونے کا ذکر ہے ۔ سجدہ کا بار بار ذکر ہے ۔ مگر آج ایسی عبادتوں سے سجدہ حرف غلط کی طرح اڑا دیا ہے ۔ گرجا میں ٹھاکر اس طرح بیٹھتے ہیں ۔ گویا پارلیمنٹ کا اجلاس ہے ۔ درجہ بدرجہ بیٹھیں گے ۔ مجال کیا ہے کہ کوئی مشرقی غریب آگے بڑھکر بیٹھ جاوے ۔ مجھے یاد ہے کہ ایک دفعہ مجھے لاہور کتھیڈرل میں گھسنے نہیں دیا ۔ یہ اتوار کی عبادت کا وقت تھا ۔ ڈاکٹر نبل مرحوم کے ساتھ بھی ایسا ہی واقعہ ہو چکا ہے ۔ جوتی اتار کے عبادت کرنا مشرقی طریق ہے ۔ مگر یہ آج وحشی پن ہے کئی دفعہ ایسا واقعہ ہوا ہے ۔ جب کسی سے پوچھا کیوں صاحب آج آپ گرجا میں نہ تھے ۔ تو جواب ملا کہ بوٹ اچھا نہ تھا ۔ یا بوٹ کو سیاہی نوکر نے نہ لگائی ۔ برا معلوم ہوتا تھا کہ بوٹ کے بغیر گرجا میں جاویں ۔ خیال فرمایئے کہاں خاک پر بیٹھ کر ننگے سر اور ننگے پاؤں خاک پر پیشانی رگڑنی ۔ کہاں بغیر بوٹ کے عبادت ہی جائز نہیں ۔

ببیں تفاوت رہ از کجاست تا بکجا

(ج) **تقسیم عشاء کے طریق ایسے نکالے** جا رہے ہیں کہ جن سے رفاقت کی جڑ میں دیمک لگ رہی ہے ۔ اور اگر یہ اسی طرح مغربی طریق جاری ہو گیا ۔ تو مغربی مسیح کی اصل غرض مخالفت پوری ہو گئی ۔ مشرقی مسیح کا مقصد فوت ہو جائیگا ۔ آج ہم کو کہا جاتا ہے کہ ایک ہی پیالہ میں عشاء لینی صحت کے خلاف ہے ۔ اس سے متعدی امراض کے لگ جانے کا خطرہ ہے ۔ اس پر بہت بحث ہو چکی ہے ۔ میں زیادہ اس میں

کچھ لکھنا نہیں چاہتا۔ صرف اس قدر عرض کرتا ہوں کہ اس سے ہندوستان کی بدرسم چھوت چھات اونچ نیچ کو قائم کیا جاتا ہے۔ اور ایک ایسی سخت دیوار قائم کیجاتی ہے جسکو مشرق کے مسیح اور اس کے رسولوں نے گرا دیا تھا۔ حال کا مغربی مسیح اس گری ہوئی دیوار کو پھر کھڑا کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ شاید بعض لوگ میری تحریر کو برا مانیگے اور سمجھینگے کہ واعظ گالیاں نکالتا ہے۔ مگر میرے اندر مشرقی مسیح کی غیرت ہے۔ اس لئے میں الگ الگ پیالیوں کی تجویز کو ایک شیطانی تجویز سمجھتا ہوں کیونکہ اس سے اخوت کی جڑ کٹتی ہے۔ قومی ترقی میں یکجہتی رکاوٹ ہے۔ یہ تباہ کن کلہاڑا ہے

میں نے ابھی دنوں میں ایک اخبار میں ہندوستان کی چھوت چھات اور ذات پات کی عجیب مثال پڑھی۔ پنجاب کی ایک ریاست میں ایک مہتر کے عہدہ دار کی گاے کسی مسلمان کے کھیت میں گھس گئی تھی اور وہاں گھاس کھایا۔ جب عہدہ دار کو یہ حال معلوم ہوا تو تین دن تو گاے کو جلاب دیا اور پندرہ دن تک گنگا جل ہی چارہ بنا کر کھلاتا رہا۔ تب کہیں جا کے اس گاے کا دودھ استعمال کیا۔

جنوبی ہندوستان کے مسیحیوں کے درمیان اب تک ذات پات کا خیال ایسا ہے کہ انہیں کسی طرح کا میل ہی نہیں۔ خدا کا شکر ہو کہ پنجاب میں یہ بات نہیں۔ پنجاب میں سب ایک ہو رہے ہیں۔ ذات کا فرق بالکل اڑ رہا ہے[1]۔ چھوت چھات تو نام کو بھی نہیں میں ایسے شریف اعلےٰ ذات کے مسیحیوں کو جانتا ہوں جن کے گھروں میں چار۔ مہتر۔ منگیہ مسیحیوں کی لڑکیاں بستی ہیں۔ اور مہتر مسیحیوں کے گھروں میں مسلمان مسیحیوں کی لڑکیاں بس رہی ہیں یہ وسعت دل میں اعلیٰ درجہ ہے۔ ضرور نہیں کہ میں ایسے لوگوں کا نام لکھوں۔ میرا مدعا اس سے صرف یہ ہے کہ مشرقی مسیح میں نہ یہودی ہے نہ یونانی۔ اس نے ایک کر دیا ہے۔ مگر مغرب کے سائنسدان مسیحی علم کا دھکوسلا قائم کر کے چھوت چھات کو قائم کر رہے ہیں ۱۴۔ ۱۵ برس ہوئے ہونگے۔ کہ جب میں نے یہ سوال پیش کیا تھا۔ نورافشاں کے کالموں میں موجود ہے کہ متعدی امراض کے بانی ہم کو دکھا دیویں کہ عشاء کے ایک ہی پیالہ سے ۱۹۰۰ برس میں کس قدر لوگ بیمار ہوئے ہیں۔ آہ کیسے تعجب اور شرم کی بات ہے کہ اپنے ناقص علم و عقل سے اس عقل کل کی تجویز پر حرف دھرتے ہیں۔ یہ مغرب ہے پھر کسی وقت طریق تعلیم۔ طریق منادی پر مشرق و مغرب کا تفاوت عرض کرونگا جس سے بھائی فخر کی تسلی ہوگی۔ کہ واقعی مشرق و مغرب میں فرق ہے۔

واعظ

غزل

از نتائج طبع خاکسار جارج ملٹن تائب لودیانوی

ہر اک کے درد کا ہمدرد ہو وہ شان پیدا کر
بنا ہے گر تو انساں خوے انسان پیدا کر

نہ پھر دنیا میں آوارہ تو طمینان پیدا کر۔
سے ہے جو تا قیامت دل میں وہ ایمان پیدا کر

حصول معرفت میں جان دے کہ زندگی یہ ہو
خدا کی راہ میں کچھ معرفت نادان پیدا کر۔

تجھے کیا فلسفہ سفسطہ و منطق سے لینا ہے
دلوں میں گھر کرے سب کے جو وہ عرفان پیدا کر

نجات در اصل ہے یاں شہرۂ معبد وسے آگہی کر
جو تجھ سے ہو سکے ممکن تو یہ امکان پیدا کر۔

تجھے منزل عدم کی اک نہ اک دن پیش آنی ہے
جو کام آئے ترے رہ میں تو وہ سامان پیدا کر

مریض درد فرقت کا بجز اس کے نہیں چارہ
دعا میں یا خدا خاصیت درمان پیدا کر۔

نہاں ہونے سے کیا جب تو ہی عالم آشنا ٹھہرا
نرالی اور اب کوئی ادا اے جان پیدا کر

دعا شام و سحر ہے قاضئے حاجات سے تائب
تو اپنے وصل کا دل میں میرے ارمان پیدا کر

بخدمت جناب ایڈیٹر صاحب اخبار نورافشاں

مہربانی کر کے ہمارے دورہ کے حالات اخبار نورافشاں میں درج فرما دیں۔

۲۳ فروری ۱۹۱۶ء کو پادری اے سی کلارک مشنری ملتان سے ڈیرہ غازیخاں میں تشریف لائے۔ ڈیرہ غازیخاں میں میرے مکان کے سامنے تنبو لگایا۔ حالانکہ نیا ڈیرہ غازیخاں ابھی پورے طور پر آباد نہیں ہوا۔ کیونکہ نیا شہر ہے قریبًا ۴ سال سے بننا شروع ہوا ہے۔ ابھی نالیں اور سڑکیں نہیں بنیں۔ قریبًا بیس ہزار آدمی کی آبادی ہے۔ تمام دن مٹی اور غبار اڑتا رہتا ہے۔ پادری کلارک صاحب کا تنبو عین سڑک کے کنارہ پر لگا ہوا تھا جس سے تمام غبار تنبو میں جاتا تھا۔ پادری صاحب کو چھاونی میں یعنے سول سٹیشن پر بھی رہائش کے لئے جگہ مل سکتی تھی۔ لیکن اس خدا کے بندہ نے انجیل شریف کی خوشخبری کے لئے عین بازار کے کنارہ

[1] بالکل نہیں گیسقدر اڑا ہے مگر زیادہ موجود ہے۔ ایڈیٹر

پر کام کیطرح ہوتا تھا۔ تین دفعہ دن میں لوگوں کو منادی کیجاتی تھی۔ اور شہر کے دوسرے بازاروں میں جاکر انجیل شریف کے حصہ جات فروخت کئے گئے۔ جس تن دہی سے یورپین مشنری کام کرتے ہیں۔ وہ ان ہی لوگوں کا حصہ ہے۔ وہ اپنے آرام کو مسیح کیخاطر قربان کر دیتے ہیں۔ ۸ بجے صبح سے لیکر ۹ بجے شام تک منادی اور لوگوں کے ساتھ مذہبی گفتگو اور کتابیں فروخت کیجاتی تھیں۔ اس کے بعد میجک لالٹین کے ذریعہ لوگوں کو سمجھایا جاتا تھا کیسی ہمت اور دلیری کا کام ہے۔ بیشک ان لوگوں کو ایسی ہمت خدا نے دی ہے۔ کہ وہ اپنی زندگی کو خدا کے لئے وقف کر دیتے ہیں۔

ایک رات کو گورنمنٹ ہائی سکول میں جاکر ہیڈ ماسٹر صاحب کی اجازت سے میجک لالٹین سے منادی کیگئی۔ بڑا ہال بھرا ہوا تھا۔ قریباً ۵ سو لڑکے اور دیگر لوگ بمعہ استادوں کے جمع تھے۔ ہیڈ ماسٹر صاحب نے بڑی فیاضی سے سکول میں انتظام کر دیا تھا بڑی تاثیر ہوئی ۹ بجے منادی ختم کر کے ہم لوگ تنبوئیں واپس آئے۔ گرد و نواح کے گاؤں میں بھی جاکر لوگوں کو انجیل سنائی گئی۔ ہر جگہ بہت ہی کثرت سے کتابیں فروخت ہوئیں۔

اس کے بعد ڈیرہ غازیخاں سے ۹ میل کے فاصلہ پر ایک موضع پاگاں ہے۔ وہاں بھی دو دن رہ کر کام خوب ہوا۔ پھر اس کے بعد موضع کوٹ چھٹہ جو وہ بھی چھ میل کے فاصلہ پر تھا وہاں کلام کے سنانے کا اچھا موقعہ ملا۔ اور کتابیں بھی کثرت سے فروخت ہوئیں۔ سارے دورہ میں ۵۰۰ کے قریب انجیل شریف کے حصہ جات فروخت ہوئے۔ علاج کے لئے بہت لوگ آئے تھے۔ کیونکہ میں ادویات ہمراہ اپنے دورہ میں لے گیا تھا۔ شاباش پادری صاحب کی ہمت پر کہ باوجود سارا دن محنت کر کے وہ تھکتے نہ تھے۔ یہ لوگ اپنی زندگیوں کو خداوند مسیح کی خاطر قربان کر دیتے ہیں۔ اگر اس طرح کا کام کل مبشر کریں تو کتنی جلدی لوگ مسیح کے پاس آسکتے ہیں۔ پادری کلارک صاحب نے ۲۰ تاریخ مارچ کو ذلوبر ولایت جانا تھا۔ اس واسطے زیادہ دن میرے ساتھ دورہ پر نہ رہ سکے ۵ مارچ میں ان کے ہمراہ ایک ضروری کام کے واسطے ملتان کو گیا۔ راستہ میں بھی ہر سٹیشن پر کام کتابوں کے فروخت کا ہوتا رہا۔ ملتان جاتے جاتے ۲۰۰ کتابیں فروخت ہوئیں۔ میں دو دن تک ملتان میں ان کے ہمراہ رہا ان کی مسیحی خصلت اور زندگی کو دیکھ کر میں حیران ہوتا تھا کہ خداوند اپنے بندوں کو جس کام کے لئے چن لیتا ہے ویسی ہمت اور جفاکشی بھی دیتا ہے۔ ان کی ہمدردانہ شفقت کا اثر مجھ پر بہت ہوا۔ ملتان میں اکثر مسیحی میرے واقف تھے۔ ان کو ملنا بھی ضروری تھا۔ لیکن میں ان کے مکانوں کا پتہ نہ جانتا تھا پادری کلارک صاحب میرے ساتھ رہے اور ہر ایک میرے واقف کے مکان پر جاکر ان سے ملاقات کروائی مجھ کو ملتان میں پادری ہائیڈ صاحب پرنسپل ملتان ہائی سکول سے ملکر بڑی خوشی ہوئی وہ بڑے ملنسار اور حقیقی مسیحی ہیں۔ شام کے چھ بجے میں سٹیڈ میڈیکل مشن زنانہ ہسپتال میں گیا۔ وہاں کے سٹاف اور انتظام کو دیکھ کر بڑی خوشی ہوئی کہ یہ لوگ کس ہمت اور کوشش سے خداوند کا کام کرتے ہیں۔ ہر ایک چیز میں سلیقہ اور صفائی سے موزوں جگہ پر تھیں۔ صفائی اور انتظام اعلیٰ درجہ کا تھا۔ صفائی اور انتظام اعلیٰ درجہ کا تھا یہاں پر ڈاکٹر مس ڈاڈسن صاحبہ انچارج مشنری ہیں۔ انکی ہمت پر آفرین ہے تین چار ہسپتالوں کا انتظام ان کے سپرد ہے۔ وہ برابر کام اور انتظام کرتی ہیں۔ اعلیٰ درجہ کی منتظم ہیں۔ رات کے گیارہ بجے تک میں نے دیکھا ہے۔ کہ مریضوں کو دیکھتی ہیں بہت تجربہ کار اور مدتوں سے اس علاقہ میں کام کر رہی ہیں۔ خداوند ان کے کام پر برکت بخشے جب میں ملتان سے ڈیرہ غازیخاں واپس آیا تو اس کے دوسرے روز میرا لڑکا جو ۹ مہینہ کا تھا فوت ہوگیا جسکا مجھے افسوس اور غم ہے۔

خیر الدین سب اسسٹنٹ سرجن سخی سرور

وفات پُر ملال

ایک مسیحی نوجوان سپاہی کی اچانک موت

(از پادری اے۔ آر۔ سالوسن)

ناظرین اخبار کو یہ سنکر نہایت رنج ہوگا کہ ہمارا ایک نوجوان بہادر سپاہی جو کہ راقم کا حقیقی بھائی تھا وزیر آباد کے سٹیشن پر اچانک موت کا شکار ہوگیا۔ ہماری عیسائی نوجوانوں کی فوج نمبر ۲/۹۸ ٹائیٹ موصوف ہمارے جنگ کے واسطے تیار ہوکر سیالکوٹ چھاؤنی میں آگئی یہاں سے تمام جوانوں کو ۵ یوم کی رخصت ملی کہ اپنے رشتہ داروں کو مل آویں۔ اسواسطے تمام نوجوان مورخہ ۵ مارچ کو اپنے اپنے گھروں کو چلے گئے۔ اور میرا بھائی بنام نواب الدین نمبر ۲۹۸۴ بمعہ اپنے دوسرے ساتھیوں کے لیگس آباد آگئے۔ وہاں سے مورخہ ۱۴ مارچ کو ۱۲ بجے بوچیانہ سٹیشن سے سیالکوٹ کے لئے روانہ ہوئے ۱۴ مارچ

کی رات کو لاہور ٹھہرے۔ ۱۵ مارچ کی صبح کیمبرج میل ٹرین میں جو کہ لاہور سے قریباً ۱۱ بجے چلتی ہے سوار ہوئے۔ گوجرانوالہ سٹیشن پر اتنی بھیڑ ہوئی کہ جگہ کا ملنا دشوار ہو گیا۔ تمام فوجی نوجوان جو کہ اُس کے ساتھ تھے بیٹھ گئے۔ چونکہ نواب الدین سٹیشن پر ٹہل رہا تھا اُس کو گاڑی کے اندر داخل ہونا بھی مشکل ہوا اس واسطے وہ اپنی دلیری کی وجہ سے فٹ بورڈ پر کھڑا ہو گیا۔ اور بحیثیت لانس نائیک ہونے کے سپاہیوں کی حفاظت کرتا رہا۔ اُس کو یہ معلوم نہ تھا۔ کہ چند منٹوں میں میری زندگی کا خاتمہ ہونیوالا ہے۔ گاڑی جب وزیر آباد کے سٹیشن کے نزدیک پہنچی تو بھائی صاحب انجن کی طرف منہ کر کے دوسرے سپاہیوں کو ہدایت کرنے لگے۔ کہ سٹیشن قریب آ گیا ہے۔ اپنا تمام اسباب حفاظت سے اُتارنا۔ یہ باتیں کرتے ہی تھے کہ سگنل کا کھمبہ اُس کے سر میں اس زور سے لگا کہ دم نکل گیا اور نعش نیچے گر پڑی۔

ہمارا نوجوان سب سے پہلا جوان تھا کہ جس نے اپنا نام تمام مسیحی نوجوانوں میں سے بھرتی کے لئے پیش کیا۔ اور سب سے پہلے اُس کا نام مسیحی فوج میں لکھا گیا۔ اُس نے بہت ترقی کی تھی۔ اور جنگ میں جانے کا اُسکو ایسا شوق تھا۔ کہ چھٹی میں اُس کا دل گھر پر نہ لگا۔ اُس کی زبان پر یہی لفظ تھے کہ وہ کونسا وقت ہوگا کہ جب ہم جنگ میں شریک ہونگے۔ سب سے زیادہ خوشی اُس کی یہ تھی کہ میں جنگ میں جا رہا ہوں۔ اُس کی تمام کمپنی روتی ہے۔ کہ ایسا بہادر دلیر سپاہی اور یونہی اچانک مر گیا۔ غرضیکہ جس جس نے اُس کو ایک دفعہ دیکھا ہے وہ رو سکنے کے بغیر نہیں رہ سکتا۔ تمام نگسن آباد اور مارٹن پور کے لوگ حیران ہیں کہ ایسا دلیر نوجوان اچانک مر گیا۔

بقلم۔ اے۔ آر۔ سالومن نگسن آباد نمبر ۱۳۷

کیلاش پربت پارٹی

اور

ہمارا مشورہ

سائیں سندر سنگھ صاحب کی فقیرانہ زندگی بسر کرنے اور بلا کسی ذاتی غرض کے ہر جگہ صفت خدا کی بادشاہت کی منادی کرنے سے جو جو فوائد مسیحی جماعت کو حاصل ہوئے ہیں اور ہو رہے ہیں۔ وہ کسی مزید اعادہ کے محتاج نہیں بلکہ میرا تو کامل یقین ہے کہ اگر کسی کو ہندوستان میں مشرقی مسیح مشرقی صورت میں پیش کرنے کا دعوےٰ ہو تو وہ سائیں صاحب کے نقش قدم پر چلکر کامیاب ہو سکتا ہے۔ صرف مشرقی نام رکھ لینے ہی سے کام نہیں چلتا۔ اور جہاں تک میرا خیال ہے۔ اس دعوے کرنے والوں کو سوائے سائیں صاحب کی سی زندگی کے ہرگز کامیابی نہیں ہو سکتی۔

سائیں صاحب کی زندگی کے حیرت انگیز واقعات اور محیر العقول انکشافات سے جہاں اکثروں کے مرجھائے ہوئے گلشن ایمان میں از سر نو بہار آ گئی۔ وہاں بعض اصحاب کے دل میں کئی ایک شکوک و شبہات بھی پیدا ہونے لگے۔ خاصکر کیلاش پربت کے مہرشی صاحب کی عجیب زندگی کے بارے میں بعض "نور افشاں" کے پڑھنے والوں نے علانیہ کہا۔ کہ اس بیان میں دھوکا ہے۔

پر ہم خوش ہیں کہ پادری واعظ صاحب کی یہ تجویز پیش کرنے پر چند ایک اصحاب تیار ہو گئے کہ امسال ماہ مئی میں ایک پارٹی ان تمام بیانات و حالات کی تحقیق و مشاہدہ کے واسطے کیلاش پربت کو جاوے۔ اور اپنی چشمدید شہادت کی بناء پر بذریعہ اخبار تمام دنیا کے منتظر مسیحی اصحاب کے جملہ شکوک و شبہات کو حقیقت نفس الامری سے ہمیشہ کے واسطے دور کر دیوے۔ اور بحث کی اخباری لڑائیوں کا خاتمہ ہو جاوے۔

لیکن اس میں کلام نہیں کہ مہم کیلاش کا سفر کوئی بچوں کا کھیل اور تماشبینوں کی تفریح نہیں ہزار ہا مشکلات اور مصائب و تکالیف کے برداشت کرنے کے بعد ہمیں منزل مقصود پر پہنچیں گے۔ اور اس سفر میں تقریباً ۲-۳ ماہ کا عرصہ درکار ہوگا

۱۸ مارچ سن رواں کو مکتی فوج کے کمشنر بُکر صاحب مع میم صاحب چھاؤنی انبالہ ضلع لاہور تشریف فرما ہوئے۔ رات کو آپ نے میجک لینٹرن کے ذریعہ تصاویر دکھلائیں۔ اور اُن کے وسیلہ سے مکتی فوج کے مختلف ممالک میں مختلف کاموں کا ایک مختصر خاکہ کھینچکر دکھلایا۔ منجملہ تصاویر ایک تصویر خاص کیلاش پربت کے ایک مشن ہسپتال کی تھی جس میں علاوہ ڈاکٹر کے اور بہت سے مسیحی بھی کھڑے تھے۔ دیکھتے ہی معاً میرے دل میں خیال پیدا ہوا کہ ایک شخص کو گمان پیدا ہوا کہ اُس کی ناک کٹ گئی۔ وہ کٹنے کے پیچھے دوڑا۔ درانحالیکہ اس کے لئے آسان یہ تھا کہ اپنی ناک دیکھے۔ یہاں سید ان سے جو اتنی مدت میں اور نیز آنحضرت مہرشی صاحب کی حقیقت کی تحقیق منظور ہے۔ تو کیوں نہیں کیلاش پربت میں ڈاکٹر صاحب اور اُن کے عملے کو وہاں نے جایا جاتا۔ تاکہ کیلاش پارٹی کو



اتنی تکالیف کے درپیش کی ضرورت ہی نہ پڑے دوبارہ ہم یہاں کے ڈاکٹر صاحب کی خدمت میں ضرور عرض کرینگے کہ تمام حالات کی چھان بین کر کے ساری دنیا کی تسلی و تشفی کرادیں اور کثرت سے خراج تشکر و امتنان وصول کریں۔

یہ ہمارا خیال ہے اگر کیلاش پارٹی کے نزدیک کوئی خاص وجہ اس تدبیر کے عملدرآمد میں مارج ہو تو وہ مختار ہیں۔ ہمارا کام ایک نیک مشورہ سے آگاہ کرنا تھا۔

من از ہمہ رویت گفتم تو ہم خود فکر کن ہارے
خرد از بہر ایں روز است اے دانا و ہشیارے

کمشنر صاحب کے وعظ نہایت پُر تاثیر و سبق آموز تھے بشرط توفیق کسی آئندہ اخبار میں درج اخبار ہو کر ہدیہ ناظرین ہونگے۔

کمترین ۔ خان ۔ از تبوکی۔

شری مہاتما سوامی سندر سنگھ صاحب

ناظرین نور افشاں میں سے جتنے ہمارے عزیز اور گرامی القدر سوامی سندر سنگھ صاحب کے دلدادہ ہیں انہیں یہ مژدہ سنایا جاتا ہے کہ سوامی مذکور کی زندگی اور دوروں وغیرہ کے حالات اب بزبان انگریزی ایک نہایت عمدہ کتاب کے پیرایہ میں ہویدا ہو رہی ہیں۔ اس کتاب میں کئی ایک تصویرات کے علاوہ سوامی جی کی شخصی زندگی اور ان کے بیش قیمت افکار اور نتائج کا حال خوب تشریح کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ اس سے آپ کو خوب معلوم ہو جائیگا کہ اُن کی مقتدا عیسی زندگی کا اصل بھید کیا ہے۔ یہ کتاب بڑی محنت اور بڑی لاگت سے تیار کروائی گئی ہے مخفی نہیں کہ شاید اُسے صلیب کے ذریعہ صدہا روحوں نے خداوند کو پہچانا ہے۔ اب دعا کیجئے کہ اس انگریزی کتاب کے ذریعہ پیارے یسوع کے نام کا جلال اور بھی زیادہ ظہور پائے اور جس طرح اُس کی برکت سے یہ کام شروع کیا گیا ہے اُسی طرح خداوند اُسے ہر طرح سے اپنی برکتوں سے ملبوس کرے۔ کتاب کی چھپائی اور کاغذ دونوں بہت عمدہ ہیں۔ قیمت کلاتھ بونڈ ایک روپیہ سٹف بورڈ ۱۰/ کل درخواستیں جلد اس پتہ پر آنی چاہئیں۔ تاکہ بعد میں نا امید نہ ہونا پڑے۔

سب وارڈن سینٹ جانس کرسچن ہوسٹل
آگرہ (یو۔ پی)

التماس قابل توجہ جملہ پادری صاحبان

ایک ہندو ہیڈ ماسٹر جو کہ عرصہ سے مسیحی مذہب کا متلاشی اور ٹرینڈ سند یافتہ ہونے کے علاوہ ۵۰/ روپیہ ماہوار پر ملازم ہے اپنی نجات کے لئے عیسائی ہو کر مشن میں دینی خدمت کرنا پسند کرتا ہے اگر کوئی پادری صاحب بپتسمہ دیکر اپنی انجمن میں لینے کے لئے تیار ہوں تو جہاں کہیں طلب فرمائیں اُن کو روانہ کر سکتا ہوں۔ مفصل اور ضروری حالات میری معرفت دریافت فرمائیں۔

پتہ ہے د۔

المستدعی:۔ بھگوان داس انسپکٹر
زیر رخصت جلالپور۔ فیض آباد (یو۔ پی)

استفسار

اگر کوئی صاحب میسوپوٹامیہ اور بصرہ کی آب و ہوا اور گرمی سے واقفیت رکھتا ہے تو بذریعہ اخبار نور افشاں با نیاز مندی کے چند ذیل پتہ اس طرف کے حالات تحریر فرما کر مشکور فرمادیں نیازمند اس احسان کے لئے نہایت مشکور ہوگا۔ نیازمند وہاں جانیکا بہت شوق رکھتا ہے۔

خاکسار دوجی ترکھان لیہ لداخ براہ کشمیر

اطلاع

پنجاب سندھ سکول یونین کرسچن اینڈیور کی سنٹر کنونشن پر جانیوالے صاحبان پادری جے۔ جی کیمبل صاحب سکنہ پسرور ضلع سیالکوٹ سے کل خط وکتابت اپنی تشریف آوری وغیرہ کی بابت کریں۔

(پادری) جے۔ جی کیمبل۔ پسرور ضلع سیالکوٹ

اشتہار

مشتہر کیا جاتا ہے کہ لودیانہ پریسبٹری کا آئندہ سالانہ جلسہ سہارنپور میں بتاریخ ۱۲ اپریل سنہ حال بروز پہلا منگلوار بوقت ۱۱ بجے صبح منعقد ہوگا۔

پی سی اپل سٹیڈ کلارک لودیانہ پریسبٹری
انبالہ چھاؤنی۔

غزل

یہ مژدہ ہے تم کو سنانے کے قابل
کہ جیتے ہیں ہم کو بچانے کے قابل

رہائی کی ورقہ دینکو خبر تم
چھڑا لاؤ جو ہیں چھڑانے کے قابل

خبر ور رہائی کی جائے سبھوں کو
سنا لاؤ جو ہیں سنانے کے قابل

بنی نوع میں کوئی بھی ایسا نہیں ہے
کہ جو ہم کو ہووے بچانے کے قابل

جو آکر کے واپس گیا ہے فلک پر
وہی ہے ہمیں پھر جلانے کے قابل

گنہگار دایمان لاؤ مسیح پر
وہی ہے خدا سے ملانے کے قابل

کرم کر مسیحا کیونکہ طرح سے ہم پہ
کہ عاصی نہیں منہ دکھانے کے قابل

لکھے ہیں تم نے مضامین ایسے
کہ دیواں ہو اسکا پڑھانے کے قابل

عمر دل نہ دنیا لگانا یہاں پر
یہ دنیا نہیں دل لگانے کے قابل

دیگر

رشک جنت کس کے آنے سے بیاباں ہوگیا
آپکے فضل بہاری سے گلستاں ہوگیا

گو ہزاروں مشکلیں آئیں ہمارے سامنے
پر ترس دیتا سے بھی مضبوط ایماں ہوگیا

ہو لیا پیچھے مسیحا کے اٹھا کر میں صلیب
پاس جو کچھ تھا ہمارے نذر ایماں ہوگیا

دیکھ کر میں نامۂ اعمال کو اپنے عمر
اس قدر رویا کہ جاری ایک طوفاں ہوگیا

بیرنگ ہائی سکول بٹالہ ضلع گورداسپور

یہ سکول عرصہ دراز سے مسیحی لڑکوں کی دینی اور دنیوی تعلیم کیلئے عرصہ دراز سے جاری ہے اور تقریباً ایک میل شہر سے باہر ایک پر فضا اور صحت افزا مقام پر واقعہ ہے۔ اس کے متعلق وسیع اور ہوادار بورڈنگ ہوس خوشنما اور فراخ کھیل کا میدان لڑکوں کے غسل کیلئے ایک خوش وضع حوض عبادت کیلئے گرجا گھر اور جماعتوں کیلئے موزوں اور کافی کمرے ہیں مزید براں سکول کے ماسٹر صاحبان لائق اور اعلیٰ تعلیم یافتہ ہیں سکول ہذا میں چند مسیحی لڑکوں کے داخل ہونیکی گنجائش ہے لہذا مطلع کیا جاتا ہے کہ داخل ہونے کے خواہاں پتہ ذیل پر درخواستیں بھیجیں۔ المشتہر

پرنسپل بیرنگ ہائی سکول بٹالہ ضلع گورداسپور۔

کرسچن بوائز بورڈنگ ہائی سکول لودھیانہ

قائم شدہ ۱۸۷۵ء

تسلی بخش انتظام و کھانا عمدہ

خرچ کا رخانہ تنخواہ - یہ بورڈنگ عیسائی لڑکوں کی دینی اور دنیوی تعلیم کیلئے عرصہ دراز سے جاری ہے مشن بورڈ نے ابتدائی تعلیم کو اعلیٰ و مکمل بنانیکی غرض سے یکم اپریل ۱۹۱۲ء سے حصہ نو نیر پرائمری کی تین جماعتیں ایک امریکن لیڈی صاحبہ کی زیر نگرانی کر دی ہیں جس سے چھوٹے بچوں کی تعلیم و تربیت کا انتظام بخوبی ہو گیا ہے ماہوار خرچ خوراک مع فیس طالب علم ... اگر ایک خاندان سے دو لڑکے ہوں ... دھوبی اور کتب وغیرہ کا خرچ علاوہ ہوگا کارخانہ متعلقہ سکول ہذا میں ہر قسم کا فرنیچر مثلاً کرسی میز الماری وغیرہ تیار ہوتا ہے ارزاں قیمت پر فروخت ہوتا ہے علاوہ ازیں جن کو ... اور کھیل وغیرہ بھی تیار ہوتے ہیں قیمت جو کہ ... سے ... تک ... لکھ کر مزید حالات بذریعہ خط و کتابت پرنسپل صاحب سکول ہذا سے دریافت ہو سکتے ہیں۔

دستور العمل نور افشاں

قیمت سالانہ اول درجہ بغیر محصول ڈاک ۲؍

ہندوستان و پنجاب سے ہ ہ ۳؍

غیر ممالک سے ہ ہ ۱۴؍

قیمت ہر حالت میں پیشگی لی جائے گی۔

شرح اجرت اشتہارات

مقدار اشتہار	سہ ماہی	ششماہی	سالانہ
کالم کا آٹھواں حصہ	۸؍	۳؍	لعہ
چوتھائی کالم	۳؍	لعہ	عہ
نصف کالم	لعہ	عہ	صہ
پورا کالم	عہ	صہ	۲؁
پورا صفحہ	۲؁	صعہ	ماصہ

ہر ایک فقرہ کیلئے فی سطر ایک پیسہ ... کسی اشتہار کیلئے نہ لیا جائیگا۔

نوٹ: ہر اشتہار کی تحریر کے آپ ذمہ دار ہیں۔

باغ دل

دی گارڈن آف دی ہارٹ

ایڈیٹر مسٹر محمد اسمٰعیل صاحب

یہ ایک ماہوار رسالہ انگریزی اور اردو فارسی میں ... کا غذ پر چھپتا ہے اس میں خوبصورت تصویریں ہیں چندہ سالانہ ۸؍ اگر ۲ یا زیادہ کاپیاں ایک پتہ پر بھیجی جاویں ترقی کاپی ۲؍ چارج کیا جاتا ہے یہ خاصکر ہندوستانی مستورات کے لئے مخصوص ہے قیمت ہر حالت میں پیشگی لیجاوے گی نمونہ ... ٹکٹ آنے پر بھیجا جاتا ہے۔

درخواست ... اسٹیونسن صاحب ایم ۔ اے ۔ بی ۔ ڈی ۔ ڈی ... سی ایل لودیانہ پنجاب آنی چاہیئں۔

مخزن مسیحی یہ ماہوار رسالہ ... ہر ماہ کی پہلی اور پندرہ تاریخ کو زبان انگریزی اور مسلمانی اردو ... آکسفورڈ سے شایع ہوتا ہے اس میں کلیسیائی اور ملکی خبریں اور ... مضامین اور ... سکول کے سبق شایع ہوتے ہیں چندہ سالانہ حسب تنخواہ خریداراں ۲؍ سے ... تک نمونہ ایڈیٹر مخزن مسیحی ... سے طلب کر سکتے ہیں۔

پادری ای ایم ویری ڈی ڈی ایڈیٹر و مینجر نور افشاں کے لئے مشن پریس لودیانہ میں باہتمام والی براؤن چھپا۔